بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہارشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۲۰ تبلیغ ۱۳۴۲ھش | ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ | ۲۰ فروری ۱۹۶۳ء | نمبر ۴۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۹ فروری بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔

اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت آخری عشرہ رمضان کے مبارک ایام میں خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۹ فروری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"رات کے پچھلے حصہ میں نیند آور دوائی استعمال کرنے سے نیند آگئی دوسرے حصہ میں بے چینی رہی۔ جلاب بھی لیا ہے۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین

ربوہ میں جلسہ یوم مصلح موعود

رمضان المبارک کے باعث امسال ربوہ میں جلسہ مصلح موعود ۲۰ فروری کے بجائے انشاء اللہ تعالیٰ ۲۸ فروری بروز جمعرات منعقد ہوگا۔ اہل ربوہ مطلع رہیں۔

(صدر عمومی ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن جواہرات کی تھیلی ہے اور لوگ اس سے بے خبر ہیں

افسوس ہے کہ لوگ جوش اور سرگرمی کے ساتھ قرآن شریف کی طرف توجہ نہیں کرتے

"افسوس ہے کہ لوگ جوش اور سرگرمی کے ساتھ قرآن شریف کی طرف توجہ نہیں کرتے جیسا کہ دنیادار اپنی دنیاداری پر یا ایک شاعر اپنے اشعار پر غور کرتا ہے ویسا بھی قرآن شریف پر غور نہیں کیا جاتا۔ بٹالہ میں ایک شاعر تھا اس کا ایک دیوان ہے اس نے ایک دفعہ ایک مصرعہ کہا۔ "صبا شرمندہ مے گردد بروئے گل نگہ کردن" مگر دوسرے مصرعہ کی تلاش میں برابر چھ مہینے سرگردان و حیران پھرتا رہا۔ بالآخر ایک دن ایک بزاز کی دوکان پر کپڑا خریدنے گیا بزاز نے کئی تھان کپڑوں کے نکالے پر اس کو کوئی پسند نہ آیا۔ آخر بغیر کچھ خریدنے کے جب اٹھ کھڑا ہوا تو بزاز ناراض ہوا کہ تم نے اتنے تھان کھلوائے اور بے فائدہ تکلیف دی۔ اس پر اس کو دوسرا مصرعہ سوجھ گیا اور اپنا شعر اس طرح سے پورا کیا۔

صبا شرمندہ مے گردد بروئے گل نگہ کردن ؏ کہ رخت غنچہ را وا کرد و نتوانست تہ کردن

جس قدر محنت اس نے ایک مصرعہ کیلئے اٹھائی۔ اتنی محنت اب لوگ ایک آیت قرآنی کے سمجھنے کے لئے نہیں اٹھاتے قرآن جواہرات کی تھیلی ہے اور لوگ اس سے بے خبر ہیں"۔

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۱ء)

مکرم بشارت احمد صاحب نسیم ۲۰ فروری کو روانہ ہو رہے ہیں

مکرم بشارت احمد صاحب نسیم امروہی اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر مورخہ ۲۰ فروری کو بیرون پاکستان تشریف لے جانے کی غرض سے بذریعہ جناب ایکسپریس کراچی روانہ ہو رہے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بخیریت منزل مقصود پر پہنچائے اور انہیں زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی توفیق بخشے۔

(نائب وکیل التبشیر)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۱۹ فروری۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی طبیعت ذیابطیس اور دل کی تکلیف کے باعث بہت ناساز ہے۔ احباب شفائے کامل و عاجل کے لئے خاص توجہ سے دعا کریں۔

— حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی طبیعت بندش پیشاب کی وجہ سے بہت ناساز ہے اصل تکلیف میں تاحال کوئی افاقہ نہیں ہوا البتہ کل غنودگی کی کیفیت میں کسی قدر کمی رہی کمزوری بدستور ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

احباب کی توجہ کیلئے

— محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ —

حسب منظوری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ربوہ میں دار الیتامیٰ قائم ہو چکا ہے۔ میں امراء جماعت اور احباب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ رمضان کے صدقات میں اس ادارے کو بھی یاد رکھیں اس ادارے کا نام حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا و نور اللہ مرقدھا کی یاد میں دار الاقامۃ النصرۃ (نصرت ہوسٹل) تجویز کیا گیا ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

احادیث الرسول

لیلۃ القدر کی خاص دُعا

عن عائشۃؓ قالت قلت: یا رسول اللہ ارایت ان علمت ای لیلۃ القدر ما اقول فیہا؟ قال قولی اللّٰھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی"

(بخاری و مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر مجھے علم ہو جائے کہ لیلۃ القدر کونسی ہے تو اس رات میں کیا دعا کروں تو آپ نے فرمایا کہ آپ یہ دعا کریں۔

"اے خدا تو درگذر کرنے والا ہے اور تو درگذر کرنے کو پسند بھی کرتا ہے اسلئے تو مجھ سے درگذر فرما"۔

تشریح:۔ اس کو اپنی خاص مغفرت و رحمت کی وسیع چادر سے ڈھانپ لیجیئے اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس رات کے لئے جامع و مانع دعا فرمائی مگر بہت ہی مختصر دعا ہے۔ مگر اس دعا کے لئے جن الفاظ کا انتخاب کیا گیا ہے۔ وہ بہت ہی جاذب اور دلکش اور جامع ہیں۔ اپنی کوتاہیوں کمزوریوں کا اگر ایک طرف اعتراف ہے تو دوسری طرف خدا تعالےٰ کی صفت ستاری سے اپیل کرتے ہوئے درگذر فرمانے کی درخواست بھی کی گئی ہے۔ اس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ اے بندو تم آپس میں درگذر کرو۔ خدا تعالےٰ تم سے درگذر فرمائے گا۔ اپنے باہمی معاملات میں۔ تحمل۔ مواسات۔ اخوت اختیار کرو مکر فریب اور حیلہ سازی چھوڑ دو۔ خدا تعالےٰ کو عفو کی خوبی بہت پسند ہے۔ زندگی کی مشکلات کو حل کرنے میں عفو کی خوبی بہترین ذریعہ ہے اور اس سے باہمی محبت بڑھتی ہے۔ اس دُعا میں مومن کو یہ سبق بھی دیا گیا ہے کہ توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔

(طالب دعا:۔ شیخ نور احمد منیر عفی عنہ)

انصار اللہ اور رمضان مبارک کا آخری عشرہ

رمضان مبارک کا آخری عشرہ گذر رہا ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضلوں اور برکات کے نازل ہونے کے یہ خاص دن ہوں گے۔ ان کے حصول کے لئے خدا تعالےٰ کے خاص بندے ابھی سے تیاری کر رہے ہوں گے۔ میری خواہش ہے کہ ان ایام کی خاص دعاؤں میں انصار اللہ کی تنظیم کو بھی یاد رکھا جائے۔ کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل خاص سے جملہ اراکین کی ساری کمزوریوں اور غفلتوں کو دور فرما دے اور ان کے اندر کام کرنے کی ایک ایسی قوت ودیعت فرمائے کہ سب تنظیم کے شایان شان خدمت کرنے والے بن جائیں اور انصار اللہ کا ہر سال کامیاب ترین سال ثابت ہو۔

(برائے صدر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

تشحیذ الاذہان

اس کا کیا مطلب ہے؟

یہ بظاہر مشکل سے الفاظ بچوں کے ایک نہایت دلچسپ اور مفید ماہوار رسالے کا نام ہے جو ہر ماہ کی پندرہ تاریخ کو ربوہ سے شائع ہوتا ہے۔ اس دلچسپ تربیتی و علمی رسالہ کے مسلسل مطالعہ سے آپ کے بچے کے علاوہ خود آپ کا ذہن بھی خوب تیز ہو جائے گا۔ پس یہی اس رسالہ کے نام کا مطلب ہے۔

ضرور اپنے بچوں کے نام تشحیذ الاذہان جاری کروایئے

* چندہ سالانہ صرف پانچ روپے ہے۔

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

مسجد سوئٹزرلینڈ کے لئے احمدی مستورات کی قربانیاں

حضرت صاحبزادی سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی تحریک پر مستورات کا لبیک

ماڈل ٹاؤن لاہور میں حضرت صاحبزادی سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے مستورات کی ایک مجلس میں مسجد سوئٹزرلینڈ کے چندہ کی اپیل فرمائی تو بارہ بہنوں کی طرف سے ۱۹۲۰/۰ روپیہ کے وعدے اسی وقت حاصل ہو گئے جس میں سے ۸۶۰/- روپے نقد وصول ہو گئے مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کے توسط سے ۸۶۰/- روپے مرکز میں داخل خزانہ ہو چکے ہیں ———— وعدہ جات اور نقد ادائیگی کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ادائیگی کرنے میں محترمہ امینہ بیگم صاحبہ (نمبر شمار ۶) نے سب سے پہلے رقم ادا فرمائی فجزاھن اللہ تعالےٰ احسن الجزاء

نمبر شمار	نام معطیہ	وعدہ	نقد ادائیگی
۱	محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ (بیگم چوہدری عبد اللہ خاں صاحب مرحوم)	۱۵۰ — ..	۱۰۰ — ..
۲	" حفیظہ بیگم صاحبہ (بیگم چوہدری محمد نواز صاحب)	۳۰۰ — ..	
۳	" عزیزہ بیگم صاحبہ (بیگم چوہدری غلام احمد صاحب)	۲۰۰ — ..	۲۰۰ — ..
۴	" بیگم کیپٹن بشیر محمد صاحب	۵۰ — ..	
۵	" بلقیس بیگم صاحبہ (بیگم چوہدری سیف اللہ صاحب باجوہ)	۳۰۰ — ..	۱۰۰ — ..
۶	" آمینہ بیگم صاحبہ (بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب)	۲۰۰ — ..	۱۰۰ — ..
۷	" والدہ صاحبہ چوہدری شاہ نواز صاحب	۱۵۰ — ..	۱۰۰ — ..
۸	" بیگم پروفیسر نصیر احمد خاں صاحب	۲۰ — ..	
۹	" زبیدہ بیگم صاحبہ (بیگم مرزا محمد یوسف صاحب) مع بچگان	۳۰ — ..	
۱۰	" بیگم چغتائی صاحب مع بچگان	۱۰۰ — ..	
۱۱	" مسعودہ بیگم صاحبہ بنت خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب	۲۰ — ..	۱۰ — ..
۱۲	" طاہرہ بیگم صاحبہ (بیگم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب)	۳۰۰ — ..	۱۵۰ — ..
	میزان	۱۹۲۰ — ..	۸۶۰ — ..

آج کل رمضان المبارک اپنے مقدس ترین دور میں سے گذر رہا ہے قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان سب بہنوں کو جزاء عطا فرمائے اور ان کو مع ان کے جملہ عزیز و اقارب کے دینی اور دنیوی نعمتوں سے مالا مال رکھے اور بیش از بیش خدمت دینیہ کی توفیق بخشے آمین۔

احباب جماعت کو یاد ہوگا کہ مسجد سوئٹزرلینڈ کی بنیاد حضرت سیدہ موصوفہ کے دست مبارک سے ہی رکھوائی گئی تھی اب اس کی تکمیل کے لئے بھی آنمحترمہ باوجود ناسازی طبع کے کوشاں ہیں ناشکرگزاری ہوگی اگر ہم رمضان المبارک کے پاکیزہ ایام میں سیدہ موصوفہ کو دعاؤں میں یاد نہ رکھیں۔ لہذا قارئین کرام سے آنمحترمہ کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ہفتہ شجرکاری اور زمیندار

آج کل ہفتہ شجرکاری منایا جا رہا ہے اس کو ہر لحاظ سے کامیاب بنانا ہمارا قومی فرض ہے عام اندازہ سے کسی ملک کا ایک چوتھائی رقبہ جنگلات کا ہونا چاہیئے پاکستان میں اس وقت ایسا رقبہ پانچ فیصد سے زیادہ نہیں ہے ملک کی خوشحالی میں بڑا حصہ درختوں کا ہوتا ہے پھلدار ہوں یا دوسرے علاوہ ملک کو خوبصورت بنانے اور سردی گرمی کی شدت سے محفوظ رکھنے کے مالی لحاظ سے نفع مند ہوتے ہیں پاکستان میں چھانگا مانگا کا مشہور جنگل اخراجات سے چار گنا زیادہ آمد دے رہا ہے۔

درختوں کی ہر علاقہ کی آب و ہوا کے مطابق اتنی قسمیں ہیں اور وہ اتنے مختلف النوع فوائد رکھتے ہیں کہ ہر شخص اپنے ذوق کی تسکین کر سکتا ہے زمیندار اپنے کھیتوں کے ارد گرد کھالوں پر اور (وٹوں) پر شیشم، شہتوت، بیری، نیم، لسوڑا۔ بڑی آسانی سے لگا سکتے ہیں اس طرح لگانے سے ان کے لئے الگ آب پاشی کی ضرورت بھی نہ رہے گی اور زیر کاشت رقبہ میں کمی بھی نہ ہو گی۔ فصلیں گرد و غبار سے محفوظ رہیں گی ان سب کی لکڑی بڑی کارآمد ہوتی ہے اور زیادہ محنت طلب بھی نہیں چند سالوں میں مستقل آمد کا ذریعہ بن جائیں گے۔ چاہیئے کہ سب زمیندار چھوٹے ہوں یا بڑے ضرور ان ایام میں درخت لگائیں!

(ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

تصحیح:۔ روزنامہ الفضل مورخہ ۱۰ فروری ۶۳ء میں مسماۃ برکت بی بی زوجہ شیخ غلام محمد صاحب کا مسل نمبر ۱۶۹۴۹ شائع ہوا ہے مگر یہ غلط ہے ان کا درست مسل نمبر ۱۶۹۴۶ ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۶۳ء

عیسائی مشن سکولوں میں مسلمان طلباء کی تعلیم کا سوال

ایک خبر ملاحظہ فرمائیے:۔

"ایبٹ آباد۔ معلوم ہوا ہے کہ آئندہ سال یہاں کے ٹی ای اے ایم مشن سکول میں مسلم طلباء کو داخلہ نہیں دیا جائے گا اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ مشن سکول کی انتظامیہ نے مسلم طلباء کے سرپرستوں اور والدین کے بار بار اصرار پر سکول میں اسلامی تعلیم کا انتظام کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ بلکہ انتظامیہ نے مسلمانوں کے احتجاج کے جواب میں واشگاف الفاظ میں یہ کہہ دیا ہے کہ یہ مشنری درس گاہ ہے جس کا بنیادی مقصد عیسائیت کی تعلیم کو عام کرنا ہے اور اگر مسلمان والدین اس بات کو پسند نہیں کرتے۔ تو وہ اپنے بچوں کو اس سکول سے نکال کر کسی دوسرے سکول میں لے جائیں۔ ورنہ آئندہ مارچ کے بعد ہم خود ان بچوں کو سکول سے خارج کر دیں گے جن کے والدین انجیل کی تعلیم کے مخالف ہیں۔

واضح رہے کہ حکومت نے جولائی ۱۹۶۲ء میں واضح احکامات جاری کئے تھے۔ کہ آئندہ مشن سکولوں میں اسلامی تعلیم لازمی دی جائے۔ مشن سکولوں کے اس فیصلہ پر ایبٹ آباد کے عوام میں سخت غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ یہاں کے ایک مذہبی راہنما علامہ عبد اللطیف خان بانی انجمن حمایت اسلام مشرقی افریقہ نے کہا ہے کہ انہوں نے اس سلسلہ میں سیکرٹری وزارت تعلیم ممبر قومی اسمبلی اور دیگر ارباب اختیار سے بھی رابطہ قائم کیا لیکن کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ انہوں نے مشن سکول کے حکام کے فیصلہ اور ارباب اقتدار کی خاموشی پر اظہار افسوس کیا ہے اور کہا ہے کہ حکام عیسائی مشنری اعلیٰ تعلیم کی آڑ میں ہماری آئندہ نسلوں کے دل و دماغ سے توحید کے اثرات کی بیخ کنی اور تثلیث کے جراثیم کی تخم ریزی کر رہے ہیں۔" (کوہستان ۱۵ فروری)

عیسائی مشن والوں کی یہ کتنی جرأت ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کے ملک ہی میں رہتے ہوئے مسلمان طلباء کو اپنے سکول میں داخل کرنے سے انکار کر دیا ہے اور پھر ایبٹ آباد کے مسلمانوں کی غیرت کو بھی دیکھئے کہ وہ مصر ہیں کہ مشن سکول مسلمان طلباء کو ضرور داخلہ دے اور عیسائیوں کے انکار سے عوام میں سخت غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

یہی نہیں بلکہ ایک مذہبی راہنما علامہ عبد اللطیف خان بانی انجمن حمایت اسلام مشرقی افریقہ نے تو یہاں تک کہا ہے کہ انہوں نے اس سلسلہ میں سیکرٹری وزارت تعلیم ممبر قومی اسمبلی اور دیگر ارباب اختیار سے بھی رابطہ قائم کیا۔ لیکن انہیں کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ اس لئے انہوں نے مشن سکول کے فیصلہ اور ارباب اقتدار کی خاموشی پر اظہار افسوس کیا ہے۔

ایک طرف تو علامہ عبد اللطیف نے یہاں تک زور لگایا مگر دوسری طرف یہ دھمکی بھی دی ہے کہ

> عیسائی مشنری اعلیٰ تعلیم کی آڑ میں ہماری آئندہ نسلوں کے دل و دماغ سے توحید کے اثرات کی بیخ کنی اور تثلیث کے جراثیم کی تخم ریزی کر رہی ہے"۔

تاکہ ارباب حکومت جو مسلمان ہیں عیسائیوں کو سرزنش کریں۔ ادھر مشن سکول کی انتظامیہ کی جرأت دیکھئے کہ مسلمانوں کے ملک ہی میں مسلمان طلباء کو اسلامی تعلیم دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اور واشگاف الفاظ میں کہہ دیا ہے کہ

"یہ مشنری درسگاہ ہے جس کا بنیادی مقصد عیسائیت کی تعلیم کو عام کرنا ہے۔ اور اگر مسلمان والدین اس بات کو پسند نہیں کرتے تو وہ اپنے بچوں کو اس سکول سے نکال کر کسی دوسرے سکول میں لے جائیں۔ ورنہ آئندہ مارچ کے بعد ہم خود ان بچوں کو سکول سے خارج کر دیں گے۔ جن کے والدین انجیل کی تعلیم کے مخالف ہیں"۔

ہم نے یہ باتیں اس لئے دوبارہ بیان کی ہیں۔ تاکہ دونوں فریقوں کی پوزیشن اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔

مسلمان طلباء کے والدین بلکہ کہنا چاہیئے کہ مسلمان عوام جن کے لیڈر بانی انجمن حمایت الاسلام مشرقی افریقہ ہیں، اس بات پر مصر ہیں کہ مشن سکول مسلمان طلباء کو ضرور تعلیم دے۔ مگر انجیل کی بجائے اسلامی تعلیم کا انتظام کرے۔ مشن سکول کے کرتا دھرتا کہتے ہیں کہ ہم نے سکول انجیل کی تعلیم عام کرنے کے لئے کھولا ہے۔ ہم اسلامی تعلیم کا انتظام نہیں کریں گے۔ جن طلباء کے والدین کو یہ منظور نہیں وہ اپنے بچے دوسرے سکولوں میں لے جائیں۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کریں گے۔ تو ہم خود ان کو خارج کر دیں گے۔

تمہیں اس بت کی گتی ہے کہ یا میری خطا لگتی
مسلمانو! ذرا انصاف سے کہنا خدا لگتی

جب سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ شام میں کسی معاہدہ کے تعلق میں تشریف لے گئے اور ایک گرجے میں جب نماز کا وقت ہو گیا تو گرجے کے پادریوں نے پیشکش کی ہے کہ آپ گرجے میں ہی نماز ادا کر لیں۔ مگر آپ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا۔ کہ اگر میں نے ایسا کیا تو کل کلاں مسلمان اس کو اپنی مقدس جگہ قرار دے کر اس پر قبضہ نہ جما لیں۔ ایک مسلمان کا تو یہ کیریکٹر تھا اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان بے چارا اتنا بے بس ہو چکا ہے کہ اس کے دماغ میں یہ بات نہیں آ سکتی کہ دوسروں کے گھر پر جبر سے قبضہ کرنا اور عیسائیوں کے خرچ سے جو سکول بنا ہے۔ اور جو انہی کے خرچ سے چل رہا ہے۔ اس میں زبردستی مسلمان بچوں کو اسلامی تعلیم دلانا کوئی بات نہیں۔ خرچ اخراجات تو عیسائی اپنے پلے سے کریں اور انجیل کی بجائے مسلمانوں کو قرآنی تعلیم کے لئے مسلمان مولویوں کا اسٹاف اضافہ کرائیں۔ ان کو بھی تنخواہیں دیں۔ سمجھ نہیں آتی کہ آخر وہ ایسا کیوں کریں؟

اس لئے کہ ملک ہمارا ہے گورنمنٹ ہماری ہے۔ ہم گورنمنٹ کے رعب سے عیسائیوں کو مجبور کر سکتے ہیں کہ وہ ہمارے بچوں کو انجیل نہ پڑھائیں بلکہ قرآن پڑھائیں۔ کیا سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یہی نمونہ ہمارے سامنے رکھا ہے؟ پھر اللہ تعالےٰ کا حکم اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ بھی ملاحظہ فرمائیے۔ آپ نے جنگ بدر کے بعد ان قیدیوں کو جو فدیہ نہیں ادا کر سکتے تھے رہا کر دینے کے لئے صرف دس دس مسلمانوں کو لکھنا پڑھنا سکھانا منظور کر لیا یعنی مسلمانوں کے لکھنا پڑھنا سیکھنے کے لئے بھی قیمت ادا کی اور قیمت وہ فدیہ تھی جو قیدیوں کو رہائی کے لئے دینا پڑتا۔ ورنہ وہ چاہتے تو فدیہ چھوڑے بغیر یا جبراً ان سے یہ کام لے سکتے تھے۔

یہ تو ہے غیرت قومی کا اظہار مگر آج مسلمان جس غیرت قومی کا اظہار کر رہے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ گورنمنٹ کے رعب سے عیسائیوں کے ذریعہ اسلامی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ سمجھ نہیں آتی کہ آخر عیسائی مسلمان بچوں کے لئے بجائے انجیل کے قرآن کریم کی تعلیم کا انتظام کیوں کریں؟ اگر مسلمان بچوں کے والدین کو انجیل کی تعلیم پر اعتراض ہے تو کیا سکول کی انتظامیہ کا یہ جواب باصواب نہیں ہے کہ اچھا آپ لوگ اپنے بچوں کو ہمارے سکول سے نکال کر کسی دوسرے سکول میں داخل کرائیں۔ ہم قرآن کریم کی بجائے انجیل پڑھائیں گے۔ اگر یہ والدین ایسا نہ کریں گے۔ تو ہم خود ان کے بچوں کو اپنے سکول سے خارج کر دینگے ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس میں غصہ منانے کی کونسی بات ہے۔ اگر مسلمان بچوں کے والدین انجیل کی بجائے قرآن کریم کی تعلیم دلانا چاہتے ہیں تو عیسائیوں پر دباؤ ڈالنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیا یہ ان کا اسلامی فرض نہیں کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم کا انتظام اپنی مرضی کے مطابق خود کریں اور عیسائیوں کے احسان مند نہ ہوں جو اس طرح دھکے دیتے رہیں۔ جو مسلمان طلباء کو قرآن کریم کی بجائے انجیل پڑھانا اپنا مقصد سمجھتے ہیں۔ اگر عیسائی اپنے مقصد کے حصول کے لئے خود انتظام کرتے ہیں۔ اور وہ بھی ہمارے ملک میں ادا کرتے ہیں مسلمان جن کا یہ ملک ہے وہ ایسا کیوں نہیں کر سکتے کیا اس سے مردہ قوم اور زندہ قوم کا فرق سامنے نہیں آ جاتا۔ آہ۔ جب مسلمان زندہ تھے وہ ایسی توہین کبھی نہیں برداشت کرتے تھے۔ انہوں نے اسلامی تعلیم کے لئے چپہ چپہ پر اپنے مکتب کھول رکھے تھے۔ جن میں چوٹی کے ائمہ اور اہل علم حضرات درس دیتے تھے۔ آج یہ حالت ہے کہ انہیں مسلمانوں کے جانشین اسلامی تعلیم بچوں کو دلانے کے لئے عیسائیوں سے بھیک مانگنے نکلے ہیں۔ اور جب وہ نعوذ باللہ دھتکار دیتے ہیں تو اپنی حکومت کی دھمکیاں دیتے ہیں۔

تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو

ایک سکھ ودوان ایک دفعہ تقریر کر رہے تھے۔ دوران تقریر میں فرمانے لگے کہ ایک بادشاہی انگریزوں کی ہے کہ غریبوں کی جیبوں سے بھی ٹیکس کی صورت میں پیسہ نکال لیتی ہے۔ اور ایک بادشاہی مغلوں کی تھی کہ کسی مغل شہزادی نے غصہ میں اپنی جوتی بھی کسی داسی کو مارنے کے لئے پھینکی تو داسی مالا مال ہو جاتی تھی۔ کیونکہ شہزادیوں کا طریق تھا کہ جس کو جوتی ماریں وہ اسی کی ہو جاتی۔ اور اس کا واپس کرنا توہین سمجھتیں۔ جس میں ہیرے اور دیگر جواہرات جڑے ہوتے تھے۔ پھر کہا کہ ایک سکھوں کی بادشاہی تھی ایک دفعہ گدی خالی ہوئی سکھوں نے کوؤں کی طرح کائیں کائیں کا شور مچا دیا (باقی صفحہ ۰)

جماعتِ احمدیہ کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ

تقریر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس برموقع جلسہ سالانہ ۶۲ء

(۱۰)

جنگ شاہی کی ذمہ داری کا احمدیوں پر الزام

لائلپور میں ۲۶، ۲۷ ستمبر ۱۹۵۲ء کو زیر اہتمام آل مسلم پارٹیز کنونشن ایک ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس میں عطاء اللہ شاہ بخاری نے احمدیوں پر یہ الزام لگایا۔

کہ لاہور چھاؤنی کے پاس اور جنگ شاہی کے قریب ہوائی جہازوں کے جو حادثے پیش آئے اور جن میں جنرل افتخار خاں اور جنرل شیر خاں ہلاک ہو گئے ان کی ذمہ داری مرزائیوں پر ہے۔"

ان تقریروں پر جو لائل پور میں ہوئیں مسٹر انور علی ڈی آئی جی سی آئی ڈی نے تبصرہ کرتے ہوئے لکھا۔

"یہ بیان بالکل جھوٹ ہے۔ کہ جنگ شاہی یا لاہور چھاؤنی کے ہوائی حادثوں میں مرزائیوں کا ہاتھ تھا۔ کیونکہ جنگ شاہی کے حادثے میں جو اشخاص ہلاک ہوئے ان میں جنرل شیر خاں بھی تھے جو خود مرزائی تھے۔ احرار کی تقریریں صرف زہریلی ہی نہیں بلکہ ناشائستہ اور مکروہ ہیں۔"

(رپورٹ صفحہ ۱۳۱)

سازش راولپنڈی سے متعلق جھوٹا پراپیگنڈا

فاضل جج لکھتے ہیں:۔

"مولوی محمد علی جالندھری نے ۱۵ اپریل ۱۹۵۱ء کو منٹگمری کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ

"ان کے پاس اس امر کی تحریری شہادت موجود ہے کہ سازش راولپنڈی سے احمدیوں کا تعلق ہے یہ بلاشبہ مہمل بات تھی۔ اور مسٹر انور علی نے بالکل صحیح کہا کہ اس سے غیظ و غضب پیدا ہو گا۔ لہٰذا تنبیہ ہونی چاہیئے۔"

یہ ذکر کر کے فاضل جج لکھتے ہیں:۔

"یہ واضح طور پر نفرت کی تلقین تھی اور نفرت بھی نہایت مکروہ قسم کی۔ کیونکہ نہ تو مولوی محمد علی ایسے اہم تھے کہ ایسی شہادت ان کے قبضے میں ہوتی۔ اور نہ کوئی ایسی تحریر اس کے بعد مقدمہ سازش کے ٹریبونل کے سامنے پیش کی گئی۔ لیکن اس قسم کی شبہ انگیز خبر نہایت آسانی سے لوگوں کے دماغوں میں گھر کر لیتی ہے۔ اور اس کا کوئی ثبوت پیش کیا جائے یا نہ کیا جائے سامعین اس کو بالکل صحیح اور شک و شبہ سے بالا سمجھ لیتے ہیں۔"

فاضل جج اپنی یہ رائے ذکر کر کے لکھتے ہیں کہ حسب سابق کوئی تنبیہ نہ کی گئی حالانکہ یہ فاضل تو کسی قطعی اقدام کی متقاضی تھی۔

(رپورٹ صفحہ ۳۲۹)

احمدیوں پر جاسوسی کا الزام

فاضل جج لکھتے ہیں:۔

"۸ اکتوبر ۱۹۵۱ء میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے مظفر گڑھ میں تقریر کی جس میں تقسیم کے متعلق احمدیوں کے رویے کی نسبت اپنے اکثر خیالات کا اعادہ کیا۔ اور ایک نیا راگ اس میں شامل کر دیا کہ

"ایک احمدی جاسوس ایک شخص گوپال داس کی معیت میں گرفتار کیا گیا ہے۔ اور اسنے حکومت کو اس سلسلے میں عمدہ معلومات مہیا کی ہیں"۔

اس پر فاضل جج لکھتے ہیں:۔

"کیا عام سیدھے سادے لوگ تصور کر سکتے ہیں کہ یہ بزرگ جو اپنی کہن سالی کے بوجھ سے زیر بار ہونے کے باوجود شمشیر کی طرح تیز ہے۔ گوپال داس کے ساتھی کے متعلق ایسی کہانی تصنیف کریگا جس کو سچائی سے کوئی دور کا واسطہ بھی نہیں۔ اگر آپ یہ جانتے ہوئے کہ اس تقریر کی بنا جھوٹ پر ہے۔ اس کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ تو یہ مقرر کے سفید بالوں کا احترام تو شاید ہو۔ لیکن آپ اس مرض سے تغافل کر رہے ہیں جو اسنے آپ کی قوم میں پھیلا دیا ہے۔" (رپورٹ صفحہ ۳۳۰)

پس جس طرح ۱۹۵۳ء میں تحقیقاتی عدالت نے مخالفین احمدیت کی افواہوں اور الزامات کو بے بنیاد اور جھوٹے قرار دیا تھا۔ اسی طرح اب بھی ہمارے خلاف جھوٹے الزامات لگائے جاتے ہیں۔ اور حضرت بانی جماعت احمدیہ کے وقت بھی لگائے جاتے تھے۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"اس میں کچھ شک نہیں کہ باوجود ہزار ہا نشانوں کے جو خدا نے میرے لیئے دکھلائے پھر بھی میں سخت تکذیب کا نشانہ بنایا گیا ہوں۔ اور میری کتابوں کے یہودیوں کی طرح معنی محرف مبدل کر کے اور بہت کچھ اپنی طرف سے ملا کر میرے پر صدہا اعتراضات کئے گئے ہیں کہ گویا میں مستقل نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں۔ اور قرآن کو چھوڑتا ہوں۔ اور گویا میں خدا کے نبیوں کو گالیاں نکالتا ہوں اور توہین کرتا ہوں اور گویا میں معجزات کا منکر ہوں۔ سو میری یہ تمام شکایت خدا تعالیٰ کی جناب میں ہے اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ اپنے فضل سے میرے حق میں فیصلہ کرے گا۔ کیونکہ میں مظلوم ہوں۔

(چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۹)

پس ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کے حضور یہی دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے حق میں فیصلہ فرمائے۔ کیونکہ ہم مظلوم ہیں۔

عیسائیوں کی طرف سے دعوت مباہلہ کا جواب

اس سال ایک ٹریکٹ "جماعت احمدیہ کو ہمدردانہ مشورہ یا دعوت مباہلہ" کے نام سے منیر اختر مبشر انجیل مقدس کرسچین سٹریٹ اٹاری سیالکوٹ شہر صاحبزادہ مخدوم حسن علی شاہ رئیس اعظم حویلی بہادر شاہ ضلع جھنگ کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ اس نے یکم جنوری ۱۹۳۵ء کو حویلی بہادر شاہ جھنگ کے شاہی گھرانے میں جنم لیا۔ اور کسی وقت وہ کٹر مسلمان اور مسیحیت کا کھلا دشمن تھا۔ مگر اب وہ خدا کے مقدس و مطہر بیٹے۔ کائنات کے نجات دہندہ مسیح مصلوب کا مبشر اور گواہ ہے۔

وہ لکھتا ہے کہ مسیح مجھ میں زندہ ہے اور زندہ ایمان کے سبب میں آپ کو دعوت مباہلہ کا چیلنج کرتا ہوں۔ کہ اگر آپ میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے یا آپ مومن مرد خدا کے مقدس نام سے ملقب ہیں تو میدان مباہلہ میں تشریف لائیے۔

کلام معظم میں اور درمیان فضائل قرآن مجید فرقان حمید میں آیا ہے کہ جو مومن مرد خدا ذات جلّ وعلا کی پرستش و عبادت سچائی سے کریگا اور اس کے دل کی تختی پر کلام ربانی لکھا ہو گا، اسے آگ نہیں جلائے گی اور نہ ہی شعلہ اسے آنچ پہنچائے گا۔ بلکہ اثر بھی نہیں کریگا میرا ایمان ہے کہ کلام ربانی میں شک کرنیوالا کافر بے ایمان اور جہنمی ہے اس لئے میں کلام مقدس کے اس معظم ارشاد پر اپنی زندگی قربان کیا چاہتا ہوں۔ اگر آپ کی مکمل جماعت میں کوئی ایک ایماندار ہے تو میرے مقابلے میدان مباہلہ میں تشریف لے آئے۔ ہمارا فیصلہ سینکڑوں من آگ کرے گی۔ کہ میرے اور آپ کی جماعت کے ایمان کے مابین ذات حق سبحانہ جلّ وعلا کی نگاہ کریمانہ میں کون مرد خدا ہے۔ لہٰذا آپ پر فرض عائد ہوتا ہے کہ آپ اس مباہلہ کی شرائط کو سمجھتے ہوئے جھنگ کے ڈپٹی کمشنر یا مملکت خداداد پاکستان کے گورنر صاحب بہادر کی خدمت میں درخواست کریں اور سرکاری طور پر مجھے طلب کریں۔ اور درخواست میں اس امر کی وضاحت کریں کہ ہمیں دعوت مباہلہ منظور ہے۔ لہٰذا حکومت عالیہ اس کا بندوبست کرے۔ پھر ہم دونوں آگ کی جلتی ہوئی بھٹی میں ذات حق سبحانہ کا نام معظم جپتے ہوئے کود پڑیں گے۔ جو بھی جلتی آگ میں ایک گھنٹہ ٹھہرنے پر زندہ باہر نکل آئے وہی مومن مرد خدا ہو گا۔" (ٹریکٹ مذکور صفحہ ۶۰۵)

یہ ہے دعوت مباہلہ جو ایک عیسائی مبشر کی طرف سے جماعت احمدیہ کو دی گئی ہے۔ اس دعوت مباہلہ سے ہی ظاہر ہے کہ دعوت مباہلہ دینے والا شخص نہ قرآن مجید کا علم رکھتا ہے نہ اپنی مقدس کتابوں کا۔ اس نے آگ میں کود کر پھر زندہ نکل آنے کا جو طریق مباہلہ پیش کیا ہے اور اسے ایمان کی علامت ٹھہرایا ہے اس کا قرآن مجید میں کہیں ذکر نہیں ہے بلکہ یہ آیت لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ کے صریح منافی ہے۔ یعنی تم اپنے آپ کو اپنے ہاتھ سے ہلاکت میں مت ڈالو۔ اگر قرآن مجید میں یہ طریق مباہلہ لکھا ہے تو عیسائیوں کو چاہیئے کہ وہ قرآن مجید سے یہ بات نکال کر دکھائیں از روئے قرآن مجید یہ مباہلہ کا طریق تو ہرگز نہیں ہاں خدا تعالیٰ کو آزمانے کا ایک طریق ضرور ہے۔ اس لئے میں دعوت مباہلہ دینے والے کو وہی جواب دیتا ہوں جو مسیح علیہ السلام نے ابلیس لعین کو دیا تھا۔ انجیل متی میں لکھا ہے:۔

"تب ابلیس یسوع مسیح کو مقدس شہر میں لے گیا۔ اور ہیکل کے کنگرے پر کھڑا کر کے اس سے کہا اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو اپنے تئیں نیچے گرا دے۔ کیونکہ لکھا ہے کہ وہ تیری بابت فرشتوں کو حکم دے گا اور وہ تجھے ہاتھوں پر اٹھا لیں گے تا ایسا

نہ ہو کہ تیرے پاؤں کو پتھر سے ٹھیس لگے۔

جانتے ہو ابلیس کے اس مطالبہ پر جو کتب مقدسہ کے حوالہ سے کیا گیا تھا یسوع مسیح نے کیا جواب دیا۔ کہا یہ بھی تو لکھا ہے،

"کہ تو خداوند اپنے خدا کی آزمائش نہ کر"

متی ۴-۵-۷

چونکہ ہم قرآن مجید کے ماننے والے ہیں ہمارا معاملہ اس کے مطابق اور چیلنج دینے والا کتاب مقدس کو ماننے والا ہے اس کا معاملہ اس کے مطابق ہونا چاہیئے۔

چونکہ قرآن مجید میں سچے مومن کی یہ علامت کہیں نہیں بیان کی گئی کہ وہ جلتی آگ میں پڑ کر زندہ رہا کرے گا اس لئے ہمارے ایمان کی آزمائش کا یہ طریق نہیں ہو سکتا۔ البتہ انجیل میں عیسائیوں کے ادنےٰ ایمان کی یہ علامتیں لکھی ہیں:-

"متی ۲۰/۱۷ میں لکھا ہے کہ یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا تو اس پہاڑ سے کہو گے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا اور وہ چلا جائے گا اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی۔"

"اور مرقس ۱۸/۱۶ میں ایمان لانے والوں کی یہ علامتیں لکھی ہیں کہ اگر کوئی ہلاک کرنے والی چیز پئیں گے تو انھیں کچھ ضرر نہ پہنچے گا وہ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے تو اچھے ہو جائیں گے۔"

اور یوحنا ۱۲/۱۴ میں لکھا ہے کہ یسوع مسیح نے کہا "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے یہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کریگا بلکہ ان سے بھی بڑے کرے گا اور جو کچھ تم میرے نام سے چاہو گے تو میں وہی کروں گا۔"

پس اگر جیسا کہ دعوت مباہلہ دینے والے نے لکھا ہے کہ اس میں مسیح زندہ ہے اور وہ کامل مومن ہے تو وہ اپنے وجود میں یہ علامات ثابت کرے جو اس کی مقدس کتاب میں رائی کے دانے کے برابر ایمان کی بیان کی گئی ہیں مگر ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ چیلنج دینے والا تو کیا کوئی عیسائی بھی یہ علامات اپنے وجود میں ثابت نہیں کر سکتا اس لئے آج ان میں ایک بھی نہیں جسے انجیل کی رو سے مومن کہا جا سکے اور اگر منیر اختر صاحب اپنی کتاب مقدس کی رو سے یہ سمجھتے ہیں کہ آگ میں کود پڑنے اور پھر ایک گھنٹہ تک اس میں رہ کر زندہ نکل آنے سے کسی کا مومن کامل ہونا ظاہر ہوتا ہے، اور وہ اپنے مومن کامل ہونے کا تماشا دکھانا چاہتے ہیں تو سینکڑوں من لکڑیوں کی آگ میں کودنے کی ضرورت نہیں نانبائی کے معمولی سے تنور میں اترنے سے کام چل جائے گا اور گھنٹہ بھر آگ میں رہنے کی ضرورت نہیں صرف پندرہ منٹ کافی ہیں اتنے ہی میں ان کے کامل ایمان ہونے کا پتہ لگ جائیگا۔

پس اگر وہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو وہ آگ میں کود کر اور پھر زندہ نکل کر اپنے ایمان کا ثبوت دیں اور ہم علی وجہ البصیرت کہتے ہیں کہ وہ ہرگز ایسا نہیں کریں گے کیونکہ وہ جھوٹے ہیں اور ان کے دل میں رتی برابر بھی ایمان نہیں ہے اور اگر وہ آگ میں کودیں گے تو یقیناً ہمیشہ کے لئے آگ میں ہی انھیں رہنا پڑے گا اور وہ ہرگز زندہ نہیں نکل سکیں گے!

البتہ قرآن مجید نے جس مباہلہ کی طرف نجران کے بڑے بڑے پادریوں اور بشپوں کو بلایا تھا جو حق و باطل میں فیصلہ کا صحیح طریق ہے اس کے مطابق جماعت احمدیہ عیسائیوں کے بڑے بڑے بشپوں اور پادریوں سے مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہے اور آج ہم پھر انھیں قرآنی الفاظ میں دعوت دیتے ہیں قل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم و نساءنا و نساءکم و انفسنا و انفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنت اللّٰہ علی الکاذبین

(آل عمران)

اور مناسب ہوگا کہ اس مباہلہ کے لئے کم از کم چالیس ایسے بشپ اور معزز پادری انتخاب کئے جائیں جن کا عامۃ الناس پر اثر ہو اور اپنی قوم کے نمائندہ ہوں تا اس کے نتیجہ کا فائدہ عام ہو اور ضروری ہوگا کہ پہلے فریقین اپنے اپنے نقطۂ نظر کی صحت کے دلائل بیان کریں اور پھر اس کے بعد مباہلہ ہو اور دونو فریق یہ دعا کریں کہ یا الٰہ العالمین اسلام تو یہ تعلیم دیتا ہے کہ تثلیث کی تعلیم سراسر جھوٹی اور بے بنیاد ہے اور مریم کا بیٹا ہرگز خدا نہیں تھا بلکہ ایک انسان تھا اور نبی اور حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے پیغمبر اور رسول اور خاتم الانبیاء تھے اور قرآن خدا تعالیٰ کا پاک کلام ہے جو ہر ایک غلطی اور ضلالت سے پاک ہے اور عیسائی اس تعلیم کو پیش کرتے ہیں کہ مریم کا بیٹا یسوع درحقیقت خدا تھا۔ وہی تھا جس نے زمین و آسمان پیدا کیا اسی کے خون سے دنیا کی نجات ہوگئی اور خدا تین اقنوم ہیں باپ بیٹا روح القدس اور یسوع تینوں کا مجموعہ کامل خدا ہے۔ اب اے قادر خدا ان دونوں گروہوں میں سے اس طرح فیصلہ فرما کہ جو ہم دو فریق میں سے جو اس وقت میدان مباہلہ میں حاضر ہیں جو فریق جھوٹے اعتقاد کا پابند ہے اس کو ایک سال کے اندر دردناک عذاب سے ہلاک کر اور سچے اور جھوٹے میں فیصلہ فرما۔

اور یہی مفہوم آیت مباہلہ میں لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین کا ہے اور اس مباہلہ کا طریق یہ ہوگا کہ ہر فریق ہم میں سے اور عیسائیوں میں سے باہمی اپنے اپنے عقائد کے دلائل پیش کرنے کے بعد دعا کرے اس طرح پر کہ اول ایک فریق یہ دعا کرے اور دوسرا فریق آمین کہے اور پھر دوسرا فریق دعا کرے اور پہلا فریق آمین کہے اور پھر ایک سال تک خدا کے حکم کے منتظر رہیں اور دونوں میں سے جو شخص درحقیقت خدا تعالیٰ کی نظر میں کاذب اور مورد غضب ہے ایک سال میں اللہ تعالیٰ اس کاذب پر لعنت کرے اور ایسا قہر نازل کرے جو اپنی غیرت کی رو سے ہمیشہ کاذب اور مکذب قوموں پر کیا کرتا ہے

ایسے ہی مباہلہ کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے بشپوں اور پادریوں کو بلایا تھا مگر وہ ڈر گئے اور مباہلہ کے لئے تیار نہ ہوئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں آپ کے عاشق صادق اور آپ کے دین کے خادم حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی عیسائیوں کو کئی بار ایسے مباہلہ کی دعوت دی مگر انھیں یہ دعوت قبول کرنے کی ہمت نہ ہوئی اور آج پھر میں اس چیلنج کے مقابلہ پر بحیثیت ناظر اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآنی مباہلہ کے لئے عیسائیوں کو دعوت دیتا ہوں اگر وہ سچے ہیں تو مذکورہ بالا شرائط کے ساتھ مباہلہ کر لیں تا روز کا جھگڑا ربانی فیصلہ سے طے ہو جائے لیکن کیا عیسائی بشپ اور پادری ایسے مباہلہ کے لئے تیار ہونگے میں یقیناً کہتا ہوں کہ وہ ہرگز ہرگز مباہلہ کے ذریعے فیصلہ کے لئے میدان میں نہیں نکلیں گے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ وہ جھوٹے ہیں اور مسیح علیہ السلام دوسرے انبیاء کی طرح ایک انسان تھے خدا نہ تھے اور وہ جام ممات نوش فرما چکے ہیں اور اگر وہ مباہلہ کریں گے تو مباہلہ پر ایک سال نہیں گزرے گا کہ ہمارا قادر اور غیور خدا مباہلہ میں شامل ہونے والے پادریوں اور بشپوں کو اپنی لعنت کا مورد بنائے گا اور سچا فیصلہ فرمائے گا اور دنیا پر ثابت ہو جائے گا کہ سچا اور زندہ مذہب اب صرف اسلام ہے اور زندہ خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن مجید نے پیش کیا ہے اور زندہ نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں"

(باقی)

درخواستہائے دعا

میرے والد مولوی علی قدر صاحب احمدی ان دنوں سخت بیمار ہیں احباب سے درخواست دعا ہے۔ (زبیدہ بیگم بنت مولوی علی قدر صاحب)

۲- بندہ کی اہلیہ بعارضہ بخار بیمار ہے نیز عزیزم مبارک احمد بعمر ۹/۱ سال کی قوت گویائی نہیں ہے احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ شفائے عاجلہ اور صحت کاملہ عطا کرے اور عزیزم کو قوت گویائی دے۔ (حکیم صوفی دین محمد احمدیہ دارالشفاء چوک تھانہ گوجرانوالہ)

۳- عاجزہ کے شوہر سید مشتاق احمد ۳۲ سال کے لمبے عرصے سے بعض عوارض میں مبتلا ہیں نیز عاجزہ کو بھی عرصہ دراز سے متعدد عوارض لاحق ہیں بزرگان کرام دعا فرمادیں کہ شافی مطلق ہم دونوں کو روحانی و جسمانی شفاء عاجلہ و صحت کاملہ عطا فرمائے (سیدہ شمس ربی سمبلپور اڑیسہ بھارت)

اِمتحان انصار اللّٰہ

نصاب:- تذکرۃ الشہادتین و ترجمہ نماز۔ تاریخ انعقاد:- ربوہ میں ۱۵ مارچ ۶۳ء بیرونجات میں ۱۷ مارچ ۶۳ء

زعماء کرام شامل ہونے والوں کی متوقع تعداد سے ایک ہفتہ کے اندر دفتر انصار اللہ مرکزیہ کو اطلاع دیں

ناخواندہ احباب کا امتحان زبانی ہوگا

احباب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا مندرجہ ذیل ارشاد نوٹ فرمائیں اور کثرت سے امتحان میں شامل ہوں:-

"مجھے یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ کتب سلسلہ کے امتحانوں میں شریک ہونے والوں کی تعداد خدام میں بھی اور انصار میں بھی ابھی تک بہت کم ہے اس لئے ایسا انتظام ہونا چاہیئے کہ کوئی خواندہ ممبر انصار اللہ سوائے بیماری یا کسی اور سخت معذوری کے ایسے امتحان کی شرکت سے محروم نہ رہے یہ امتحان گویا ایک گھریلو درسگاہ کا حکم رکھتا ہے اور ضروری ہے کہ ان امتحانوں میں انصار اللہ زیادہ سے زیادہ حصہ لیں" (ماہنامہ انصار اللہ نومبر ۶۲ء)

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

مجالس انصار اللّٰہ کی توجہ کے لئے

اس سال قیادت تربیت کے پروگرام میں یہ امر بھی شامل ہے کہ تمام ضلعی اور علاقائی مجالس میں تربیتی اجتماعات منعقد کروائے جائیں اس لئے تمام مجالس کے عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ اس قسم کے اجتماعات منعقد کروانے کا اہتمام فرمادیں اور مرکز کو موزوں تاریخوں سے مطلع فرمادیں تاکہ مرکز کی طرف سے پروگرام مرتب کیا جا سکے (ابو العطاء جالندھری قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

میں کس طرح احمدی ہُوا

(از مکرم مولوی عبدالحمید صاحب سیکرٹری تصنیف جماعت احمدیہ کراچی)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ہماری مخالفت بھی کھاد کا کام دیتی ہے اور انجام کار کئی سعید روحوں کے لئے ہدایت کا موجب ہو جاتی ہے ۱۹۱۸ء کی بات ہے کہ میں لاہور سے میٹرک کا امتحان دے کر اپنے والد صاحب کے پاس جہلم چلا گیا والد صاحب فوج میں آفیسر تھے اور ان دنوں جہلم میں مقیم تھے میں نے اس وقت تک جماعت احمدیہ کا نام بھی نہیں سنا تھا اور نہ مجھے یہ معلوم تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کون بزرگ ہیں ایک دن شام کے وقت فوج کے کچھ آدمی چھاؤنی سے شہر جانے لگے انھوں نے مجھ سے کہا کہ آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں ایک بڑے پیر صاحب آئے ہوئے ہیں شہر میں ان کا وعظ ہے اسے سننا چاہیئے ان کے اصرار پر میں بھی ان کے ساتھ چلا گیا پیر صاحب نے اپنے وعظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی مخالفانہ رنگ میں ذکر کیا وہ پہلا دن تھا کہ مجھے اس بات کا علم ہُوا کہ کوئی (حضرت) مرزا صاحب بھی ہوئے ہیں اور انھوں نے کوئی دعویٰ کیا ہے لیکن چونکہ دین سے کوئی مس نہیں تھا اس لئے اپنی کم عقلی سے میں نے بھی (جیسا کہ عوام الناس کا قاعدہ ہے) بغیر سوچے سمجھے یا بغیر تحقیق کئے کہ حضرت مرزا صاحب کون تھے اور ان کا دعویٰ کیا تھا حضور کی شان میں گستاخانہ رویہ اختیار کر لیا۔

ابھی اس واقعہ پر زیادہ دن نہیں گذرے تھے کہ میں ایک دن شہر ایک تانگے والے کو بلانے کے لئے گیا ان کا نام غالباً غلام حسین تھا اور وہ تانگہ چلاتے تھے میں ان کے گھر کے اندر چلا گیا اور وہاں میں نے ایک طاق میں ایک بڑا فوٹو رکھا دیکھا اس فوٹو کو دیکھ کر میرے دل کی جو کیفیت ہوئی وہ میں بیان نہیں کر سکتا اتنی مبارک شبیہ، پاکیزہ چہرہ اور نورانی صورت میں نے اس سے قبل کبھی نہیں دیکھی تھی اس لئے میں ٹکٹکی باندھ کر اس نورانی چہرہ کو کئی منٹ تک دیکھتا رہا اور میرا جی نہیں چاہتا تھا کہ اپنی آنکھیں وہاں سے ہٹاؤں میں اس وقت بالکل نوجوان تھا لیکن میں اس فوٹو کے سامنے مبہوت کھڑا تھا اتنے میں غلام حسین واپس آگئے میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کس کا فوٹو ہے وہ مجھے جانتے تھے کہ حضور کی شان میں گستاخی سے پیش آتا ہے اس لئے انھوں نے بتانے میں پس و پیش کیا اور کہنے لگے کہ کسی بزرگ کا فوٹو ہے، آپ نے کیا کرنا ہے لیکن میرا اشتیاق بڑھتا گیا اور میں نے غلام حسین سے اصرار کیا کہ وہ نام بتائیں کہ کس کا فوٹو ہے آخر بڑی مشکل سے انھوں نے بتایا کہ حضرت مرزا صاحب کا فوٹو ہے جنہیں لوگ بُرے ناموں سے یاد کرتے ہیں اور ان کی شان میں گستاخی کرتے ہیں یہ سن کر میرے پیروں تلے سے زمین نکل گئی اور یہ بات میرے دل میں گھر کر گئی کہ کہ ایسی پاکیزہ اور نورانی صورت کسی جھوٹے انسان کی ہرگز نہیں ہو سکتی میں اس وقت اتنی پختہ عقل نہیں رکھتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہ بات میرے دل میں ڈال دی کہ جھوٹوں کی شکلیں ایسی نہیں ہو سکتیں یہ تو کسی ایسے پاکیزہ انسان کا فوٹو ہے جو خدا تعالیٰ کے مقرب اور مقبول بندے ہوتے ہیں اور جنہیں خدا تعالیٰ خاص اپنے لئے چن لیتا ہے اس کے بعد میرے دل کی کیفیت خود بخود بدلتی چلی گئی اور بجائے بغض و عناد کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت دل میں پیوست ہوتی گئی

کچھ دن بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ حشر کا میدان ہے وہاں تین کرسیاں بچھی ہوئی ہیں اور تمام مخلوق قطاروں میں ان کرسیوں کے سامنے سے گزر رہی ہے میں نے دیکھا کہ ایک کرسی پر اللہ تعالیٰ رونق افروز ہیں دوسری کرسی پر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور تیسری کرسی پر جو بزرگ ہیں ان کو میں نے نہیں پہچانا خواب میں ہی میں کسی سے کہتا ہوں کہ ایک کرسی پر تو اللہ تعالیٰ ہیں دوسری کرسی پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہ تیسری کرسی پر کون بزرگ ہیں؟ اس نے جواب میں کہا کہ یہ وہی بزرگ ہیں جن کو تم نے ابھی تک نہیں ملنا ہے اس پر آنکھ کھل گئی اور یہ بات فولادی میخ کی طرح دل میں پیوست ہو گئی کہ تیسری کرسی پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہیں۔

مخالفین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فوٹو پر اعتراض کرتے ہیں حالانکہ جیسا کہ خود حضور نے تحریر فرمایا ہے غیر ممالک تک میں حضور کا فوٹو کئی لوگوں کی ہدایت کا موجب ہوا ہے اور ان لوگوں نے اس امر کی تصدیق کی ہے کہ یہ فوٹو دیکھ کر ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ کسی بڑے خدا رسیدہ بزرگ کا فوٹو ہے اصل بات یہ ہے کہ ان لوگوں نے تصویر اور فوٹو میں فرق نہیں کیا تصویر اس لئے منع ہے کہ مصور اپنے ہاتھ کے کرشمہ سے نہایت شریف انسان کو بدمعاش اور ایک بدمعاش کو معصوم دکھا سکتا ہے لیکن فوٹو کے اندر یہ نہیں ہو سکتا فوٹو میں وہی نقوش اور وہی جذبات نمایاں ہوں گے جو انسان کے اپنے ہوں گے اس لئے تصویر سے منع کیا ہے

میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو واقعات میں نے اوپر لکھے ہیں یہ بالکل صحیح ہیں اور اسی طرح پر پیش آئے تھے میں اب بھی کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ اگر میں پیر صاحب کے وعظ میں نہ جاتا اور ان کی مخالفانہ تقریر نہ سنتا تو خدا جانے میں آج کن لوگوں میں شامل ہوتا اور میرا انجام کیا ہوتا یہ اللہ تعالیٰ کا ہی فضل ہے کہ اس نے میری دستگیری فرمائی اور مجھے ہدایت کی راہ پر گامزن ہونے کی توفیق بخشی۔

فالحمد للہ علی ذالک

(خاکسار عبدالحمید سکرٹری تصنیف جماعت احمدیہ کراچی)

دار الضیافت ربوہ میں موصول ہونیوالے صدقات و عطایا

(صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر دار الضیافت۔ ربوہ)

ماہ جنوری ۶۳ء میں مندرجہ ذیل عزیز احباب کی طرف سے صدقات و عطایا رقوم موصول ہوئی ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کے صدقات کو قبول فرمائے اور ان پر اپنا خاص فضل فرمائے ہر شر اور بلا سے محفوظ رکھے اور ہر آن ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

صدقات

نام		رقم
۱۔ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ربوہ	صدقہ بکرا	۔۔۔ ۴۰
مکرم فلائٹ لفٹیننٹ محمود احمد صاحب باجوہ پشاور	صدقہ	۔۔۔ ۵
" طلعت علی شیخ صاحب حیدر آباد	صدقہ بکرا	۔۔۔ ۲۵
" منیر احمد صاحب طارق لیس ورکس لاہور	صدقہ	۔۔۔ ۵
" صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ربوہ	صدقہ بکرا	۔۔۔ ۲۵
" میاں نسیم حسن صاحب بذریعہ " مولانا جلال الدین صاحب شمس ربوہ	دو بکرے	۔۔۔ ۱۲۰
" ملک حفیظ الرحمن صاحب ربوہ	صدقہ بکرا	۔۔۔ ۲۵
" ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ	صدقہ	۔۔۔ ۱
" محمود احمد صاحب نسیم معلم وقف جدید	"	۔۔۔ ۱
شیخ محمد رفیع الدین صاحب سیکرٹری مال بذریعہ بابو محمود عالم صاحب ربوہ	صدقہ بکرا	۔۔۔ ۲۵
" محمد یونس خاں صاحب معرفت کریم الدین صاحب سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی	"	۔۔۔ ۳۰
" محمود احمد صاحب نسیم معلم وقف جدید	صدقہ	۔۔۔ ۱
" چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ لاہور	"	۔۔۔ ۱۰۰
بیگم چوہدری محمد اسلم صاحب ورک لائل پور	صدقہ بکرا	۔۔۔ ۳۰
میاں فضل الدین صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ سیالکوٹ	صدقہ	۔۔۔ ۱۰
امۃ الرشید صاحبہ مع بچگان نواب شاہ سندھ	صدقہ	۔۔۔ ۷۰
ملک حبیب اللہ خاں صاحب ربوہ	صدقہ بکرا	۔۔۔ ۲۵
سیدہ امۃ الہادی لطیف بیگم ایم اے ناصر صاحب (شاہنواز لمیٹڈ)	صدقہ	۔۔۔ ۱۰
رشید احمد و غلام احمد صاحبان سیالکوٹ بذریعہ نظارت خدمت درویشاں	صدقہ بکرے	۔۔۔ ۸۰
محمد سلیمان صاحب ربوہ	"	۔۔۔ ۱۰۴
شیخ عبدالرشید صاحب شرما شکارپور	صدقہ	۔۔۔ ۵
کیپٹن ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب منٹگمری	" بکرا	۔۔۔ ۳۰
مرزا ظفر احمد صاحب بذریعہ مرزا غلام احمد صاحب ربوہ	"	۔۔۔ ۲۸
خلیفہ عبدالمنان صاحب لاہور	صدقہ	۔۔۔ ۲۵
رفیعہ پروین اہلیہ سید سعید احمد صاحب ہاشمی	"	۔۔۔ ۳

عطایا جات

نام	رقم
قریشی محمد مطیع اللہ صاحب	۔۔۔ ۲۰ روپیہ
بیگم سلیم احمد صاحب چاہ میراں شاہ لاہور	۔۔۔ ۵
مسماۃ محمد بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد رفیق صاحب کوٹ مہتاب خاں لاہور	۔۔۔ ۱۰
محمد سلیمان صاحب لاہور	۔۔۔ ۲
بیگم سید سرور شاہ صاحب دار السلام افریقہ	۔۔۔ ۲۵
رفیعہ پروین صاحبہ اہلیہ سید سعید احمد صاحب ہاشمی لاہور	۔۔۔ ۶

فدیہ رمضان المبارک

نام	رقم
عبداللہ صاحب جلد ساز دار الصدر۔ ربوہ بذریعہ عبدالحق صاحب کاتب	۔۔۔ ۱۵
والدہ رشید احمد صاحب کنڈیارو ضلع نواب شاہ۔ سندھ	۔۔۔ ۲۰

(افسر دار الضیافت ربوہ)

ڈی آئی ہائر سکنڈری سکول گھٹیالیاں

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ ہائر سکنڈری سکول اب مستقل گرانٹ کی فہرست میں آچکا ہے ہوسٹل کی عمارت عنقریب پایہ تکمیل کو پہنچ جاوے گی۔ مکرم پرنسپل چوہدری عبدالسلام اختر صاحب اور مکرم مینیجر بابو قاسم الدین صاحب جن کی انتھک مساعی کے نتیجہ میں ادارہ پروان چڑھا ہے احباب کی دعاؤں کے مستحق ہیں اللہ تعالیٰ انھیں اور زیادہ اور بہتر خدمت کی سرانجام دہی سے سرفراز فرمائے۔

داخلہ جے وی زنانہ کلاس

میٹرک پاس لڑکیاں جو جے وی کلاس میں داخل ہونے کی متمنی ہوں نظارت تعلیم سے جلد ضروری معلومات حاصل کریں۔

(والسلام ناظر تعلیم)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے بروز جمعہ مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۶۳ء کو بھائی عطا فرمایا ہے جس کا نام عبدالحی تجویز کیا گیا ہے دیگر تمام احمدی بھائی اور بہنیں دعا فرمادیں اللہ کریم ہمارے اس بھائی کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر پانے والا اور خادم دین بنائے اور نیک قسمت و بلند اقبال ہو۔ (حلیمہ زاہدہ بنت مولوی رشید احمد صاحب چغتائی سابق مبلغ بلاد عربیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ چوہدری منظر حسین صاحب واقفِ زندگی کارکن دفتر وکالت مال بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اسمٰعیل اسلم دفتر وکالتِ مال تحریک جدید)

۲۔ خاکسار عرصہ دراز سے بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے کامل صحت عطا فرماوے۔

(مہدی خاں قائد خدام الاحمدیہ چک ۱۸ جنوبی ڈاکخانہ خاص تحصیل وضلع سرگودھا)

۳۔ اس عاجز پر اور میرے بیٹے چوہدری محمد اعظم چیئرمین ٹاؤن کمیٹی سمبڑیال ضلع سیالکوٹ پر ایک سنگین مقدمہ دائر ہے جو خطرناک ہے۔ نیز اس عاجز کا ایک بچہ چوہدری منظر حسین واقفِ زندگی ربوہ میں بخار سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(طالب دعا خان بہادر سمبڑیال)

۴۔ میرے والدین کی صحت کے لئے بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(عاجزہ والدہ زرتشت منیر احمد خان ربوہ)

۵۔ خاکسار کی والدہ ماجدہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اسی طرح قبلہ والد صاحب کو بھی گھٹنوں میں درد کی شکایت ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار میاں محمد عبدالقیوم عفی عنہ سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ راولپنڈی)

۶۔ میرے بھائی محمد عبدالسلام صاحب دواساز مقیم حیدرآباد دکن کے آنکھوں کا آپریشن ہونے والا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار محمود احمد سعید فاضل واقفِ زندگی)

۷۔ احباب میرے لئے اور میرے بڑے بھائی کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔

(مدثر سعید احمد ۵۲ طارق ہال انجینئرنگ یونیورسٹی مغلپورہ لاہور)

۸۔ طلبہ گورنمنٹ پرائمری سکولز ربوہ کی کامیابی اور ان کی دینی اور دنیاوی ترقیات کے لئے بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔

لطیف احمد عارف (ادیب) (واقفِ زندگی)

۹۔ مجھے ۲ سال سے دل کی دھڑکن کی بیماری ہے۔ احباب جماعت میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(منشی محمد دین محمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ)

۱۰۔ میرے دادا جان ڈاکٹر ظفر حسن صاحب عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اب کافی کمزور ہو چکے ہیں علاوہ ازیں میری والدہ محترمہ بھی کئی سالوں سے گردہ اور دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ میں احباب سے کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ (ملک منور احمد جاوید نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۳)

یہ تو ایک لطیفہ ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کا کردار یہی رہا ہے کہ وہ داد و دہش میں نظیر نہیں رکھتے۔ حلال کی کمائی کھاتے۔ گھر گھر ہن برستا تھا۔ دوسرے کے مال پر نگاہ نہیں ڈالتے تھے۔ جنگ میں محاصرہ کے دوران ایک موقع پر جب تمام اناج اور مال اکٹھا کر کے راشن کا حکم جاری کیا گیا تو حکومت کے کارندے ذمیوں کے مال کو ہاتھ نہیں لگاتے تھے۔ اور آج یہ حال ہے کہ انڈونیشیا سے لیکر مراکو تک مسلمان منگتوں کی لکیریں چلتی ہیں۔

آخر میں ہم علامہ عبداللطیف صاحب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ آپ جو مشرقی افریقہ میں انجمن حمایت الاسلام قائم کر سکتے ہیں تو کیا یہاں اپنے شہر اپنے ملک میں عیسائی مشن سکول کے مقابلہ میں ایک اسلامیہ ہائی سکول قائم نہیں کر سکتے؟ اگر آپ چاہیں تو ایک دن میں ایسا کر سکتے ہیں۔ اگر عوام کے دل میں ایمان کی حرارت ہو تو عیسائی سکول پر تھوکیں بھی نہیں۔ مگر اقبال مرحوم سے معذرت کے ساتھ ؎

مسجد تو بنا لی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی ہے برسوں میں نمازی بن نہ سکا

درخواست دعا

میرے ماموں مکرم بابو عزیز الدین صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں آج کل بہت زیادہ بیمار ہیں۔

احباب ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

چوہدری محمد صدیق
صدر عمومی۔ ربوہ

مزید فوجی امداد حاصل کرنے کیلئے بھارت نے واویلا شروع کر دیا

چین اپریل میں بھارت پر حملہ کر دے گا بھارتی اخبار نویس کی قیاس آرائی

نئی دہلی ۱۹ فروری۔ بھارت نے مغربی طاقتوں سے مزید فوجی امداد حاصل کرنے کے لئے اب یہ پراپیگنڈہ شروع کر دیا ہے کہ چین اپریل میں بھارت پر حملہ کر دے گا۔ برطانوی اخبار "ٹیلیگراف" کے بھارتی نامہ نگار "پران چوپڑہ" نے لکھا ہے کہ چین نے کولمبو کانفرنس کی تجاویز عملاً مسترد کر دی ہیں۔ اور بھارت کو مجبور کر رہا ہے۔ کہ وہ اس کی شرائط پر بات چیت کرے۔ یہی نامہ نگار لکھتا ہے کہ عین ممکن ہے چین اپریل میں بھارت پر حملہ کر دے ایک بھارتی اخبار "لنک" نے لکھا ہے کہ "مانسرور جواب تک بھارتیوں کے لئے بے حد مقدس مقام کی حیثیت رکھتی تھی کمیونسٹ چین کی فوجی تیاریوں کے لئے زبردست اڈہ بن رہا ہے۔ یہاں پر پہنچنے والے چند "تبتی شرنارتھیوں" نے بتلا دیا ہے کہ چینی مانسرور میں پانی میں اترنے والے ہوائی جہاز جمع کر رہے ہیں۔ تبت اور بھوٹان کی سرحد پر واقع جھیل مانسرور پر ہوائی جہاز اتارنے کا مقصد کیا ہے۔ ابھی پوری طرح یہ واضح نہیں ہو سکا مگر ماہرین کا خیال ہے کہ اس جھیل میں چین پانی میں اترنے والے ہوائی جہازوں کا اڈہ بنانا چاہتا ہے۔ غالباً ان جہازوں سے رسد لانے اور بھارتی سرحدوں کی نگرانی اور دیکھ بھال کا کام لیا جائے گا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ بھارت اور تبت کی سرحد کے وسطی علاقہ میں چینی فوجوں کا زبردست اجتماع ہو رہا ہے جنہوں نے گارتونگ اور لاسہ کے درمیان سڑک کی تعمیر کر لی ہے دریں اثناء صدر بھارت ڈاکٹر رادھا کرشنن نے کل پارلیمان کے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوتے کہا کہ چین نے ابھی تک کولمبو کانفرنس کی تجاویز منظور نہیں کی ہیں انہوں نے اعلان کیا کہ بھارت کوئی ایسا مطالبہ منظور نہیں کرے گا۔ جو فوجی طاقت کے بل پر پیش کیا جائے۔ آپ نے مزید کہا کہ بھارت کی سلامتی پر کوئی بھی حملہ بڑا تکلیف دہ ہے لیکن جب حملہ کسی ایسے ملک کی جانب سے ہو جس سے ہم نے دوستی کرنے کی کوشش کی ہو اور بین الاقوامی اداروں میں جس کی حمایت کی ہو۔ تو یہ ایک غداری کے مترادف ہوگا۔ اور ہمارے عوام کو اس سے بڑا صدمہ ہوگا۔ جس وقت صدر بھارت نے یہ کہا کہ گذشتہ اکتوبر اور نومبر میں چین اور بھارت میں سرحدی جھڑپوں کے دوران برطانیہ اور امریکہ نے جس تیز رفتار سے بھارت کو فوجی امداد دی تھی۔ اس کے لئے بھارت ان کا مشکور ہے۔ تو ارکان پارلیمان نے تالیاں بجائیں صدر بھارت نے یہ دعوےٰ بھی کیا کہ بھارت نے ایٹمی قوت کے میدان میں بڑی ترقی کی ہے۔ آپ نے کہا بہار میں یورینیم نکالنے کے لئے ایک کان کھودی جا رہی ہے اور ایک یورینیم کا کارخانہ بھی زیر تعمیر ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بھارت میں عنقریب تین ایٹمی بجلی گھر کام شروع کر دیں گے پاکستان سے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے صدر ڈاکٹر رادھا کرشنن نے کہا کہ پاکستان سے کچھ اہم مسائل حل ہو گئے ہیں لیکن بدقسمتی سے کچھ اہم مسائل کا تصفیہ ابھی باقی ہے ہم ان تنازعات کو پر امن طور پر حل کرنا چاہتے ہیں۔

افسوسناک وفات

بعد کی اطلاع منظہر ہے کہ مکرم عبد القادر صاحب ایس ڈی او منگلا کی صاحبزادی عزیزہ مسلم جو پچھلے دنوں آگ سے جھلس جانے کے باعث بہت تشویشناک طور پر بیمار ہوگئی تھیں۔ مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۶۳ء کو وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کا جنازہ ربوہ لایا جا رہا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور مرحومہ کے والدین اور دیگر اعزہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

لاہور میں جلسۂ یوم مصلح موعود

لاہور میں جلسۂ یوم مصلح موعود انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۶۳ء بروز اتوار بوقت دس بجے صبح مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں منعقد ہوگا۔ صدارت کے فرائض مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور ادا فرمائیں گے۔ جلسہ میں پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر اہم تقاریر ہوں گی۔ مقررین میں مکرم نوابزادہ عباس احمد خان صاحب، مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب، مکرم چوہدری شاہ محمد صاحب اور ملک احسان اللہ صاحب سابق مبلغ مغربی افریقہ شامل ہیں۔

لاہور کے مقامی احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفیض ہوں۔

عبد اللطیف ستکوہی
سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ
لاہور

ہمسایہ ممالک پر دباؤ ڈالنے والے ملکوں کی فوجی امداد بند کی جائے

بعض ممالک امریکی امداد سے روسی اسلحہ خرید رہے ہیں۔ امریکی سینٹ کے ایک رُکن کا بیان

میامی ۱۹- فروری- امریکی سینٹ کے رکن مسٹر کینتھ بی کیٹنگ نے صدر کینیڈی سے مطالبہ کیا ہے کہ ان ممالک کی اقتصادی اور فوجی امداد فوری طور پر بند کر دی جائے جو اس امداد کو اپنے ہمسایہ ممالک کے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا یہ کس قدر افسوسناک امر ہے کہ بعض ملک امریکی اقتصادی امداد کو روس سے اسلحہ خریدنے میں صرف کر رہے ہیں۔ اس طرح سے وہ اپنی فوجی قوت کو اپنے پر امن ہمسایہ ممالک پر دباؤ ڈالنے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ مسٹر کینتھ یہاں ایک استقبالیہ دعوت سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا ایسے ممالک ہماری امداد کے قطعاً مستحق نہیں جنہوں نے ماضی میں آزاد دنیا اور امریکہ کے مفادات کا کوئی احترام نہیں کیا ہے انہوں نے کہا کہ امریکی عوام اپنے سرمائے کو ایسے ممالک کو امداد دے کر ضائع نہیں کرنا چاہتے کیونکہ اس سے امداد کا مقصد فوت ہو کر رہ جاتا ہے مسٹر کینتھ نے کہا کہ غیر ملکی اقتصادی امداد صرف دوست ملکوں اور قابل اعتماد حلیفوں کے لئے وقف ہونی چاہیئے اور اس امداد کو عوامی فلاح و بہبود کے لئے ہی صرف کیا جانا چاہیئے۔ صدر کینیڈی اور ان کے مشیروں کو چاہیئے کہ وہ امداد کے صحیح استعمال کی ضمانت لیں اور جو ملک یہ امداد وصول کر رہے ہیں وہاں اس امداد سے ترقیاتی کاموں کی رفتار کا جائزہ لینے کا انتظام کریں۔

بی اے آنرز کے امتحان ملتوی کر دیئے گئے

لاہور ۱۹- فروری- پنجاب یونیورسٹی کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ بی اے- بی- ایس سی (آنرز) تین سالہ کورس کے امتحانات جو ۱۳ اپریل کو منعقد ہونے تھے ۱۹- جون تک ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔ یونیورسٹی کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ طلباء کے مطالبے پر یہ اقدام کیا گیا ہے۔

اناج کی قیمتوں پر نظر رکھی جائے

لاہور ۱۹ فروری حکومت مغربی پاکستان نے ضروری اشیا کی قیمتوں اور بالخصوص اناج کی قیمتوں پر نظر رکھنے کے لئے ضلعی کمیٹیاں قائم کی ہیں۔ ڈپٹی کمشنر ان کمیٹیوں کے سربراہ مقرر کئے گئے ہیں ضلعی کمیٹیوں کو یہ ہدایت بھی کی گئی ہے کہ وہ مناسب قیمتوں کی فہرست تیار کریں۔

• راولپنڈی ۱۹ فروری- وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو کشمیر کی وزارتی بات چیت کے چوتھے دورہ کے لئے ۱۱- مارچ کو کلکتہ روانہ ہوں گے اور ۱۲ مارچ سے وزارتی بات چیت شروع ہوگی۔

درخواست دعا

مکرم میاں محمد سعید صاحب ناظم انصار اللہ ضلع ملتان کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مورخہ ۲/۲ کو ان کی بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا ہے اور وہ بغرض علاج نشتر ہسپتال میں داخل ہیں۔

میاں صاحب محترم انصار اللہ کے بہت سرگرم کارکن ہیں گذشتہ سال ملتان شہر کی مجلس نے اعلیٰ کارکردگی کے نتیجہ میں علم انعامی حاصل کیا تھا۔ جو بہت کچھ میاں صاحب موصوف کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔ آنریری طور پر ضلع کی مجالس کا دورہ کرتے رہتے ہیں۔ تمام دوستوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس مخلص دوست کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مجلس ارشاد کے زیر اہتمام ایک تقریر

ربوہ ـــ آج مورخہ ۱۹ فروری بوقت ٹھیک پونے پانچ بجے شام محترم سیف الاسلام محمود صاحب آف سویڈن مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ایک تقریر کریں گے۔ شائقین حضرات کو شرکت کی عام دعوت ہے۔

تقریر کیمسٹری تھیٹر میں ہوگی۔

رشید احمد جاوید
سیکرٹری مجلس ارشاد

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مکرم رشید احمد صاحب آف رشید بوٹ ہاؤس ربوہ کو مورخہ ۷ فروری ۱۹۶۳ء بروز جمعرات دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام رفیق احمد تجویز ہوا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرتے ہوئے اسے والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴